92 کلومیٹر کی مسافت پر 15 دن سے زیادہ ٹھہرنا ہو تو راستے کی نمازوں کا حکم؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: FAM-048 تاریخ: 15-08-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص 92 کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور کسی جگہ جا رہا ہو اور وہاں اس نے پندرہ دن ٹھہرنا بھی ہو تو کیا ایسی صورت میں وہ دورانِ سفر نمازوں میں قصر کرے گا یا نہیں؟ جیسے کوئی شخص مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ یا بغداد شریف جا رہا ہو اور وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت اپنے گھر سے کر لی ہو، تو اب وہاں پہنچنے تک نمازیں کیسے پڑھے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر کوئی شخص شرعی مسافت یعنی 92 کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور کسی جگہ سفر کے لیے جائے اور وہاں اُس کا پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو، تو ایسی صورت میں جب وہ اپنے شہر کی آبادی سے باہر ہو گا اس وقت سے مسافر ہو جائے گا اور دوسرے شہر کی آبادی میں داخل ہونے تک مسافر ہی رہے گا، لہذا اس دوران یعنی اپنے شہر کی آبادی سے باہر ہونے کے بعد سے دوسرے شہر کی شرعی حدود میں داخل ہونے سے پہلے تک راستے بھر چار رکعت والی نمازوں میں قصر کرے گا۔ ہاں جب اس دوسرے شہر کی شرعی حدود میں داخل ہو گا، تو پندرہ

دن یا اس سے زیادہ قیام کے ارادے کی وجہ سے مقیم ہو جائے گا،لہذا اب قصر کا حکم ختم ہو جائے گا اور پوری نمازیں ہی پڑھے گا،اگرچہ وہ ابھی شہر کے اندر اس جگہ نہ پہنچا ہو جہاں اس نے قیام کرنا تھا۔

مبسوط سرخسی میں ہے:”فإذا قصد مسيرة ثلاثة أيام قصر الصلاة حين تخلف عمران المصر؛ لأنه مادام في المصر فهو ناوي السفر لا مسافر، فإذا جاوز عمران المصر صار مسافرا، لاقتران النية بعمل السفر“ترجمہ:جب کوئی شخص تین دن کی راہ کا ارادہ کرے،توجب وہ(اقامت والے)شہر کی آبادی سے باہر نکل جائے،تو نمازیں قصر کرے،کیونکہ جب تک وہ شہر میں ہے، محض سفر کی نیت کیے ہوئے ہے،مسافر نہیں ہے،ہاں جب شہر کی آبادی سے باہر نکل جائے،تو نیت کے، عملی سفر کے ساتھ مل جانے کی وجہ سے وہ مسافر بن جائے گا۔

(مبسوط سرخسی،جلد1،باب صلاۃ المسافر،صفحہ235،دار احیاء التراث العربی)

ہدایہ میں ہے:”(اذا فارق المسافر بیوت المصر،صلی رکعتین)لان الاقامة تتعلق بدخولها فيتعلق السفر بالخروج عنها“ترجمہ:جب مسافر شہر کے گھروں(یعنی آبادی)سے نکل جائے،تو وہ دو رکعت پڑھے گا،کیونکہ اقامت کا تعلق شہر کے گھروں سے ہوتا ہے،تو سفر کا تعلق بھی شہر کے گھروں سے نکلنے پر ہو گا۔

(ھدایہ،جلد2،باب صلوۃ المسافر،صفحہ101،مطبوعہ کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:”**زید جب وطن سے اُس شہر کے قصد پر چلا اور وطن کی آبادی سے باہر نکل گیا**

اس وقت سے قصر واجب ہو گیا، راستے بھر تو قصر کرے گا ہی اور اگر اُس شہر میں پہنچ کر اس بار پندرہ روز یا زیادہ قیام کا ارادہ نہیں، بلکہ پندرہ دن سے کم میں واپس آنے یا وہاں سے اور کہیں جانے کا قصد ہے، تو وہاں جب تک ٹھہرے گا اس قیام میں بھی قصر ہی کرے گا **اور اگر وہاں اقامت کا ارادہ ہے، تو صرف راستہ بھر قصر کرے، جب اس شہر کی آبادی میں داخل ہو گا قصر جاتا رہے گا۔**" (فتاوی رضویہ، جلد8، صفحہ258، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے: "مسافر کا حکم اس وقت سے ہے کہ بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے، شہر میں ہے، تو شہر سے، گاؤں میں ہے تو گاؤں سے اور شہر والے کے لیے یہ بھی ضرور ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے متصل ہے، اس سے بھی باہر ہو جائے۔"

(بہارِ شریعت، حصہ4، صفحہ742، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

27 محرم الحرام 1445ھ/15 اگست 2023ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے